

خلوص نیت کے ساتھ ایک شراب خانے یا ناج گھر میں ملازمت کرتا ہے اور پوری توجہ و محنت سے اپنی ذمہ داری ادا کرتا ہے تو خلوص نیت کے باوجود اور محنت و دیانت کے بلا جود چونکہ شراب کا ہنا، فروخت کرنا، پیش کرنا ہر چیز حرام ہے، اس بنا پر یہ ملازمت حلال نہیں کہی جائے گی۔ لیکن ایک بعض اپنی ذات اور اپنے اہل خانہ کو ہلاکت سے بچانے کے لیے جگہ جگہ روزگار تلاش کرتا ہے اور باوجود کوشش کے سوائے ایک سودی کاروبار کے اسے کوئی اور جگہ ملازمت نہیں ملتی تو ایسی صورت میں کیا شریعت کو اس بات سے خوشی ہو گی کہ وہ ہلاک ہو جائے؟ ظاہر ہے اپنی اور اپنے اہل خانہ کی زندگی بچانے کے لیے اگر وہ ایک سودی کاروبار میں ملازمت کرے گا تو سود اور اس کے متعلق کے حرام ہونے کے باوجود اس کا ایسا کرنا اضطرار یا ناگزیر ضرورت کی تعریف میں آئے گا۔ جب تک اسے کوئی حلال ذریعہ نہ ملے اس کا ایسا کرنا بے ظاہر گناہ کا باعث نہیں بنے گا۔

کو بعض علماء خاندانی منسوبہ بندی کو درست سمجھتے ہیں مگر امت مسلمہ کے علاوی اکثریت اسے مقاصد شریعت سے مقصود مسمیٰ سمجھتی ہے۔ اس لیے ایک ایسے ذریعہ محاش کی موجودگی میں جو شبہ سے خالی ہو، ایسے ذریعے کا اختیار کرنا جو مشتبہ ہو، کوئی عقلی روایہ نہیں۔ اگر این جی اوز کی کارکردگی کا مطالعہ مقصود ہے تو یہ صرف خاندانی منسوبہ بندی کے اداروں میں ملازمت کر کے نہیں کیا جاسکتا، اس کے لیے اور بہت سے ادارے موجود ہیں۔

آپ کو علم ہے کہ ایک مسلم ریاست کی ذمہ داریوں میں یہ بات شامل ہے کہ وہ اپنی حدود میں نظامِ سلوٰۃ، نظامِ زکوٰۃ اور نظامِ امر بالمعروف کو بخدا کرے اور ننی عن المبتکر تے ہوئے تمام ممکرات کو قانون و اختیارات کے ذریعے ختم کرے۔ خاندانی منسوبہ بندی ایک منی اور تجزیٰ سرگرمی ہے، اس پر امت مسلمہ کے وسائل کا استعمال امانت کے خلاف ایک عمل ہے۔ اس لیے اگر کسی کے پاس ملازمت کے سلسلے میں انتخاب کی آزادی ہو تو بہتر ہے کہ ایسے مشتبہ کاموں سے بچا جائے۔ اگر وہی کام کرنے کا مقصود این جی او کے طریق کار کو سمجھتا ہے تو یہ کسی دوسرے این جی او کے ساتھ کام کر کے بھی سمجھا جاسکتا ہے۔ ان افراد کا جو ذہنی طور پر تحریک اسلامی سے وابستہ ہوں، ایسے اداروں میں کام اگر اضطراری طور پر ہے تو سمجھ میں آتا ہے، اگر اپنی پسند اور انتخاب سے ایسا کیا ہے تو ہر لحاظ سے نامناسب ہے۔ اس سلسلے میں اہل خانہ کا بھی فرض ہے کہ وہ حکمت و محبت سے سربراہ خاندان کو اسلامی نقطہ نظر سے آگہ کریں اور کوشش کریں کہ وہ کوئی اور ذریعہ محاش اختیار کر سکیں۔ اسلامی طور پر نفقة کی ذمہ داری سربراہ خاندان کی ہے اور زیر کفالت افراد سربراہ خاندان کے کسی عمل کے لیے ذمہ دار نہیں ہیں۔ اس لیے ان کا نفقة سے استفادہ کرنا حرام نہیں کہا جاسکتا۔ اہل خانہ کو بہر صورت حکمت کے ساتھ امر بالمعروف کرتے رہنا چاہیے۔ (ہدوف فہرستہ ذکر)